آئیے!

توبہ کریں

15th Shaban 1442 / 29 March2021

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، البتہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں جائز ہوں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

حَیْثُ مَا کُنْتُمْ فَصَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ تَبْلُغُنِیْ

یعنی تم جہاں بھی رہو مجھ پر دُرودِ پاک پڑھا کرو کیونکہ تمہارا درود مجھ تک پہنچ جاتا ہے۔ (معجمِ کبیر، ۳/۸۲، رقم: ۲۷۲۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے اچھی اچھی نیتیں کرلیتے ہیں۔ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

اہم نکتہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بیان سُننے کی نیّتیں

☆نگاہیں نیچی کئے توجہ سے بیان سُنوں گا۔☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دین کی تعظیم کے لیے جب تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوااللّٰہ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کے لئے بلند آواز سے جواب دوں گا۔☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافَحہ اور انفرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ کریم کا بے حد کرم ہے کہ آج شبِ بَراءَت ہے، ☆شبِ براءَت بڑی عظمتوں اور رفعتوں والی رات ہے، ☆اس رات ربِّ کریم خُوب کرم کی بارشیں نازل فرماتا ہے، ☆گناہوں کو مٹا دیتا ہے، ☆رحمتوں کی بارشیں نازل فرماتا ہے، ☆عطاؤں کے دروازے کھول دیتا اور ☆مانگنے والوں کو آفتوں، مصیبتوں اور بلاؤں سے محفوظ فرماتا ہے۔ آج کے بیان میں شبِ براءت کے بارے میں کچھ سننے کے ساتھ توبہ کے فضائل وبرکات، قرآن واحادیث میں توبہ کی اہمیت، سچی توبہ کے تقاضے اور توبہ کرنے والوں کے واقعات بھی سنیں

1…معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث:۵۹۴۲

گے، اے کاش! ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیتوں اور مکمل توجہ کے ساتھ سننا نصیب ہو جائے۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

شبِ براءت کے نام

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دسویں صدی ہجری کے مشہور اور بہت بڑے عالمِ دین، حضرت علامہ علی قاری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: شبِ براءت کے چار نام ہیں: لَيْلَةُ الْمُبَارَكَة (برکت والی رات) لَيْلَةُ الْبَرَاءَة (نجات والی رات) لَيْلَةُ الصَّك (دستاویز والی رات)، لَيْلَةُ الرَّحْمَة (رحمت والی رات)۔

مزید فرماتے ہیں: اسے **لَيْلَةُ الْبَرَاءَة** اور **لَيْلَةُ الصَّك** (نجات و دستاویز والی رات) اس لئے کہتے ہیں کہ تاجر جب اَناج اس کے مالک سے وصول کرلیتا ہے تو اس کے لئے براءت نامہ لکھ دیتا ہے۔ اسی طرح اللہ پاک اس رات اپنے مومن بندوں کے لئے جہنّم سے آزادی کا براءت نامہ لکھ دیتا ہے۔[1]

فیصلوں کی رات

یاد رکھئے! شبِ براءت بڑی اہم، فیصلوں کی، گناہ معاف کروانے، نامۂ اعمال تبدیل ہونے، بارگاہِ الٰہی میں پیش ہونے، ربِّ کریم کو راضی کرنے، نیک اعمال کرنے، عبادات کرنے، بخشش و مغفرت مانگنے، جہنم سے آزادی حاصل کرنے اور رحمتیں

1...مجموع رسائل العلامة الملا علی القاری، الرسالة: التبيان فی بيان ما فی ليلة النصف من شعبان...الخ ۳/۴۱ ملخصا

لوٹنے کی رات ہے، یہی وہ رات ہے جس میں اللہ کریم اپنے بندوں کو جہنم سے آزادی عطا فرماتا ہے، چنانچہ

جہنم سے آزادی کا مُژدہ

ایک مرتبہ اَمِیْرُالْمُؤمِنِین حضرت عمر بن عبدُالعزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کی پندرہویں رات یعنی شب براءت عبادت میں مصروف تھے۔ سر اُٹھایا تو ایک "سبز پرچہ" ملا جس کا نور آسمان تک پھیلا ہوا تھا، اس پر لکھا تھا **"هٰذِهٖ بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ مِنَ الْمَلِكِ الْعَزِيْزِ لِعَبْدِهٖ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ"** یعنی خدائے مالک و غالب کی طرف سے یہ **"جہنّم کی آگ سے آزادی کا پروانہ"** ہے جو اس کے بندے عمر بن عبد العزیز کو عطا ہوا ہے۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ شبِ براءت خُوش نصیب بندوں کو جہنم سے آزادی نصیب ہونے اور بے حد فضیلت و عظمت والی رات ہے، لہٰذا کسی صورت بھی اسے غفلت میں نہ گزارا جائے کہ اس مُبارَک رات میں اللہ کریم بنی کلب کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ تعداد میں لوگوں کو جہنّم سے آزاد فرماتا ہے۔ کتابوں میں لکھا ہے: قبیلہ بنی کَلب قبائلِ عرب میں سب سے زیادہ بکریاں پالتا تھا۔

یاد رکھئے! بعض بدنصیب اس رات بھی رحمتِ الٰہی سے محروم اور گناہوں میں مشغول نیز مغفرت جیسی عظیم نعمت سے محروم رہتے ہیں، چنانچہ

1...تفسیر روح البیان، پ۲۵، الدخان، تحت الآیۃ: ۲، ۸/۴۰۲

بخشش سے محروم لوگ

پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس جبریلِ امین آئے اور عرض کی: یہ شعبان کی پندرھویں رات ہے اس میں اللہ کریم جہنم سے اتنے لوگوں کو آزاد فرماتا ہے جتنے بنی کلب کی بکریوں کے بال ہیں، مگر عداوت والے (یعنی کینہ پرور)، رشتہ کاٹنے والے، (تکبر کی وجہ سے) کپڑا لٹکانے والے، والدین کی نافرمانی کرنے والے اور شراب کے عادی کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرماتا۔ (1)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہئے کہ ☆والدین کو ستانے سے باز آجائیں، ☆دوسرے اسلامی بھائیوں کی دشمنی اپنے دل سے نکال دیں، ☆تکبر سے ہر دم بچنے کی کوشش کریں۔ ☆دنیا کی رنگینیوں سے منہ موڑ لیں، ☆گناہوں سے رشتہ توڑ لیں، ☆اللہ پاک کی نافرمانیاں کرنے سے باز آجائیں، ☆نمازیں قضا کرنا چھوڑ دیں، ☆جو نمازیں چُھوٹ گئیں ان کی قضا کریں، ☆جن کی دل آزاری کی ان سے بھی معافی مانگیں، ☆جن کی بے عزّتی کی ہے، اُن سے معافی مانگیں، ☆جن سے بد سُلوکی کی ہے، ان سے معافی مانگیں، ☆جن کی حق تلفی کی ہے، ان سے حقوق معاف کروائیں، ☆اگر کسی کا مال دبایا ہے تو اس کی تلافی کریں اور معافی مانگیں، ☆جتنے جھوٹ بولے ان سے توبہ کریں، ☆بلا وجہ جن کی غیبتیں و چُغلیاں کرکے دل آزاری کی ان سے معافی مانگیں، ☆جن کو جان بوجھ کر تکلیف پہنچائی ان

1… شعب الایمان، الباب الثالث والعشرون، ماجاء فی لیلۃ النصف من شعبان، ۳/۳۸۴، حدیث: ۳۸۳۷

سے معافی مانگیں، اَلْغَرَض! اپنے تمام گناہوں سے توبہ کریں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ توبہ کی قبولیت کی رات بھی گزر جائے اور ہم اپنی مغفرت نہ کرواسکیں اور اپنے ربِّ کریم کو راضی نہ کرسکیں، لہٰذا آج ہی توبہ کرلیجئے۔ کیونکہ ہمارے ربِّ کریم نے اپنے بندوں کی توبہ قبول کرنے کا وعدہ اپنے پاکیزہ کلام میں فرمایا ہے، چنانچہ

پارہ 6 سُوْرَۃُ الْمائِدہ کی آیت نمبر 39 میں اِرشاد ہوتا ہے:

فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَ اَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ یَتُوْبُ عَلَیْهِؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۳۹﴾ (پ۶، المائدۃ:۳۹)

ترجَمۂ کنزالعرفان: تو جو اپنے ظلم کے بعد توبہ کرلے اور اپنی اصلاح کرلے تو اللہ اپنی مہربانی سے اس پر رُجوع فرمائے گا۔ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

تفسیر صراطُ الجنان میں ہے: توبہ بہت عمدہ اور نہایت نفیس شے (بہترین چیز) ہے، کتنا ہی بڑا گُناہ ہو، اگر اس سے توبہ کرلی جائے تو اللہ کریم اپنا حق مُعاف فرمادیتا ہے اور توبہ کرنے والے کو عذابِ آخرت سے نجات دے دیتا ہے۔[1]

عبرت حاصل کیجئے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا! توبہ کرنا بہت ہی بہترین اور پسندیدہ کام ہے، اللہ کریم توبہ کرنے والوں کو بہت پسند فرماتا ہے، جو سچی توبہ کرتے ہیں انہیں بارگاہِ الٰہی سے اِنْعامات و اِکرامات سے بھی نوازا جاتا ہے، توبہ کرنے والے اللہ کریم کے پسندیدہ بندے بن جاتے ہے، مگر افسوس! اس قدر انعامات و

1... تفسیر صراط الجنان، پ۶، المائدۃ، تحت الآیۃ:۳۹، ۲/۴۳۰

اکرامات کے باوُجُود ہم اپنے رَبّ کی نافرمانیوں میں مشغول ہیں اور توبہ میں مختلف بہانے بنا کر ٹال مٹول کر رہے ہیں۔ حالانکہ روزانہ نجانے کتنوں کی موت کے واقعات سنتے ہیں، مثلاً فُلاں کینسر کا مریض تھا، انتقال کر گیا، فُلاں کو دل کا دورہ (ہارٹ اٹیک) ہوا اچانک فوت ہو گیا، فلاں رات کو خُوش خُوش سویا تھا لیکن صبح آنکھ نہیں کھلی، فلاں کل ہی ٹیسٹ کروا کر آیا تھا مگر آج زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھا۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! خوابِ غفلت سے بیدار ہو جایئے ☆اس سے پہلے کہ ہمارا بھی اعلان ہو رہا ہو، ☆لوگ ہمیں کندھوں پر اٹھا کر اندھیری قبر میں دفن کرنے کے لئے چلیں، ☆مرحوم کہہ کر یاد کیا جا رہا ہو، ☆اس سے پہلے کہ ہماری نمازِ جنازہ کا انتظار کیا جا رہا ہو، ☆ ہم بھی نَزع کی دردناک کیفیت میں مبتلا ہوں، ☆رُوح نکلنے کی تکلیف سے ہمارا جسم بھی مفلوج ہو جائے، ☆موت کے فرشتے گھیر لیں، ☆حسرت وندامت ہمیں گھیر لے، ☆توبہ کا دروازہ بند ہو جائے ہمیں ربّ کریم کو راضی کر لیجئے، اس کی بارگاہ میں آنسو بہایئے، رو رو کر اپنے گناہوں کی معافی مانگئے اور اس کی بارگاہ میں سچی توبہ کر لیجئے، کیونکہ وہ توبہ کرنے والوں کے سارے گناہ معاف فرما دیتا ہے، جہنّم کی آگ سے آزاد فرما دیتا اور توبہ کرنے والوں سے بہت محبّت فرماتا ہے، چنانچہ

پارہ 2 سورۂ بقرۃ آیت نمبر 222 میں ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ (پ۲، البقرہ:۲۲۲)

ترجمۂ کنزالعرفان: بیشک اللہ بہت توبہ کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ اللہ پاک توبہ کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے، ہم دن رات اس کی نافرمانیاں کرتے ہیں مگر وہ سزا دینے میں جلدی نہیں فرماتا، یقیناً یہ ربِّ کریم کا فضل و کرم ہے، اسی طرح یہ بھی اسی کا کرم ہے کہ گناہ کرنے کے باوجود وہ ہمیں رُسوا نہیں فرماتا بلکہ ہمارا پردہ رکھتا ہے، وہ ہمیں صحت و عافیت عطا فرماتا ہے، طرح طرح کی نعمتوں سے نوازتا ہے، مال و دولت اور رزق عطا فرمانے کے ساتھ ساتھ ہمیں توبہ کی طرف بُلاتا ہے، اپنی کوتاہیوں پر ندامت کا اظہار کرنے کی ترغیب دلاتا ہے، ہمارے گناہ معاف کرنے کا وعدہ ہی نہیں بلکہ اپنا محبوب بنانے کی خُوشخبریوں سے بھی نوازتا ہے اور جب کوئی اس کی بارگاہ میں جھک جائے، اپنی کوتاہیوں پر آنسو بہائے اور توبہ کرلے تو ربِّ کریم اس کے سارے گناہ معاف فرمادیتا ہے، آیئے! ترغیب کے لئے ایک واقعہ سنتے ہیں، چنانچہ

توبہ کرنے والے مومن کی مثال

حضرت شہر بن حَوشب رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عیسیٰ عَلَیۡہِ السَّلَام اپنے حواریوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک پرندہ جس کے پروں میں موتی و یاقُوت جَڑے تھے اور وہ سب پرندوں سے بڑھ کر حسین تھا آکر ان کے سامنے لوٹ پوٹ ہونے لگا جس سے اُس کی کھال اُتر گئی اور وہ انتہائی بدصورت سُرخ گنجا معلوم ہونے لگا، پھر وہ ایک نالے کے پاس آیا اور اس کی کیچڑ میں لوٹ پوٹ ہونے لگا جس کی وجہ سے سیاہ اور مزید بدصورت ہوگیا، اس کے بعد وہ بہتے پانی کے قریب آیا اور اس میں نہایا تو اس کا حُسن و جمال لوٹ آیا اور وہ پہلے کی طرح خوبصورت ہوگیا۔ حضرت عیسیٰ

عَلَیْہِ السَّلَام نے یہ دیکھ کر ارشاد فرمایا: یہ پرندہ تمہاری طرف نشانی بنا کر بھیجا گیا ہے کہ مومن کی مثال اس پرندے کی طرح ہے جب وہ گناہوں میں مبتلا ہوتا ہے تو اس سے اس کا حُسن وجمال چلا جاتا ہے اور پھر جب وہ توبہ کرتا ہے تو اس کی برکت سے گناہوں کی سیاہی دُور ہو جاتی ہے اور اس کا حُسن وجمال لوٹ آتا ہے۔ (1)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ جس طرح پرندہ کیچڑ میں لَت پَت ہونے کے بعد پانی سے نہا کر صاف ہو جاتا ہے اس کی خوبصورتی لوٹ آتی ہے اسی طرح ایمان والوں کی توبہ سے گناہوں کی سیاہی دُور ہو جاتی ہے، توبہ کرنے سے گناہ دُھل جاتے ہیں اور نورِ ایمان لوٹ آتا ہے، کیونکہ توبہ کے بدلے برائیوں کو مٹانے، گناہوں کو معاف کرنے اور جنت جیسی عظیم نعمت عطا کرنے کا وعدہ تو ربِّ کریم نے اپنے پاکیزہ کلام میں کیا ہے، چنانچہ

پارہ 28 سورۂ تحریم کی آیت نمبر 8 میں ارشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًاؕ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ یُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَ یُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُۙ (پ۲۸، التحریم:۸)	ترجَمۂ کنز العرفان: اے ایمان والو! اللہ کی طرف ایسی توبہ کرو جس کے بعد گناہ کی طرف لوٹنا نہ ہو، قریب ہے کہ تمہارا رب تمہاری بُرائیاں تم سے مٹا دے اور تمہیں ان باغوں میں لے جائے جن کے نیچے نہریں رواں ہیں۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس آیتِ کریمہ میں تَوْبَۃُ النَّصُوح

---

1 . . . حلیۃ الاولیاء، شھر بن حوشب، ۶/۶۰، رقم: ۷۷۸۴ تقدما وتاخرا

کا ذکر ہے، اَمِیْرُالمؤمنین حضرت عُمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے **"تَوْبَةً نَصُوْحًا"** کے بارے میں پُوچھا گیا: تو آپ نے ارشاد فرمایا: اس سے مُراد یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے کسی بُرے عمل سے ایسی توبہ کرے کہ پھر کبھی بھی اس گُناہ میں نہ پڑے۔

صحابیِ رسول حضرت عبدُ اللہ بن مَسعُود رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے: نبیِّ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "تَوْبَةً نَصُوْحًا" ایسی توبہ ہے جس سے تمام گُناہ مُعاف ہو جاتے ہیں۔ (1)

توبہ کے فائدے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! واقعی سچی توبہ کے بے شمار فوائد ہیں، ☆ سچی توبہ اللہ پاک کی طرف سے عطا ہونے والی بہت پیاری نعمت ہے، ☆ گناہوں کو دھونے کا پانی ہے۔ ☆ قُربِ الٰہی پانے کا ذریعہ ہے۔ ☆ رحمتِ الٰہی کے نُزول کا سبب ہے۔ ☆ گناہوں سے پاک صاف کر دیتی ہے۔ ☆ جہنّم سے بچاتی ہے۔ ☆ غضبِ الٰہی سے اَمن دلاتی ہے۔ ☆ دنیا کے غموں کو بھی دُور کرتی ہے۔ ☆ آخرت کی مشکلات کا بھی خاتمہ کرتی ہے۔ ☆ انسان کے باطن کو سُتھرا کر دیتی ہے۔ ☆ سچی توبہ کرنے والا اللہ پاک کو پسند ہے اور ☆ اس کے لئے فرشتے بھی استغفار کرتے ہیں۔ اَلْغَرَض! سچی توبہ دُنیا و آخرت کے کئی فوائد کا سبب ہے۔ آیئے! سچی توبہ کرنے والوں کے کچھ واقعات اور ان سے حاصل ہونے والے نکات سنتے ہیں تاکہ ہمارا بھی سچی توبہ کرنے کا ذہن بنے، چنانچہ

---

1 . . . تفسیر درمنثور، پ۲۸، التحریم، تحت الآیة:۸، ۸/۲۲۷

ایک نوجوان کی انوکھی توبہ

حضرت رَبیعہ بن عُثمان تَیمی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک شخص بہت زیادہ گُناہگار تھا، اس کے دن رات اللہ کریم کی نافرمانی میں گُزرتے، وہ گُناہوں کے گہرے سَمُندر میں غَرق تھا، پھر اللہ پاک نے اس کے ساتھ بھلائی کا اِرادہ فرمایا اور اس کے دِل میں اِحساس پیدا فرمایا کہ اپنے آپ پر غور کر، تُو کس رَوِش پر چل رہا ہے، اللہ کریم جب اپنے کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا اِرادہ کرتا ہے تو اسے اِحساس اور گُناہوں پر نَدامت کی توفیق عَطا فرما دیتا ہے، اس پر بھی اللہ پاک نے کرم فرمایا اور اسے اپنے گُناہوں پر شرمندگی ہوئی، غفلت کے پردے آنکھوں سے ہٹ گئے، وہ سوچنے لگا کہ بہت گُناہ ہو گئے، اب اللہ پاک کی بارگاہ میں توبہ کر لینی چاہیے، چنانچہ

اس نے اپنی زَوجہ سے کہا: میں اپنے تمام گُناہوں پر نادم ہوں اور ربِّ کریم کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں، وہ رحیم و کریم میرے گُناہوں کو ضرور معاف فرمائے گا۔ میں اب کسی ایسی ہستی کی تلاش میں جارہا ہوں جو اللہ کریم کی بارگاہ میں میری سِفارش کرے۔

اتنا کہنے کے بعد وہ شخص صحرا کی طرف چل دیا۔ جب ایک ویران جگہ پہنچا تو زور زور سے پُکارنے لگا: اے زمین! تُو اللہ کریم کی بارگاہ میں میرے لئے شَفیع بن جا، اے آسمان! تُو میرا شَفیع بن جا، اے اللہ کریم کے معصوم فرشتو! تم ہی میری سِفارش کر دو۔ وہ زار و قطار روتا رہا، ہر ہر چیز سے کہتا: تم میری سفارش کرو، میں اب اپنے گُناہوں پر شرمندہ ہوں اور سچے دل سے تائب ہو گیا ہوں۔ وہ شخص مُسلسل اسی طرح پُکارتا رہا، بالآخر روتے روتے بے ہوش ہو کر زمین پر مُنہ کے بل گر گیا، اس کی آہ وزاری اور گُناہوں

پر ندامت کا یہ انداز مقبول ہوا اور اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجا گیا، جس نے اسے اُٹھایا، اس کے سر سے گرد وغیرہ صاف کی اور کہا: اے اللہ کریم کے بندے! تیرے لئے خُوشخبری ہے کہ تیری توبہ اللہ کریم کی بارگاہ میں قَبول ہوگئی ہے۔ اس پر وہ بہت خُوش ہوا اور کہنے لگا: اللہ پاک آپ پر رحم فرمائے، اللہ پاک کی بارگاہ میں میری سفارش کون کرے گا؟ وہاں میرا شفیع کون ہو گا؟ فرشتے نے جواب دیا: تیرا اللہ پاک سے ڈرنا ایسا عمل ہے جو تیرا شفیع ہو گا اور تیرا یہی عمل بارگاہِ الٰہی میں تیری سِفارش کرے گا۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم توبہ کرنے والوں کے واقعات سن رہے ہیں، واقعی توبہ ایک بہترین عمل ہے اور بندہ جب توبہ کرتا ہے اللہ کریم اس بندے پر بے حد کرم فرماتا ہے، اس کے گناہوں کو معاف فرما کر اس کو اپنے محبوب بندوں میں شامل فرمادیتا ہے، آیئے! توبہ کرنے والے ایک نوجوان پر رحمتِ الٰہی برسنے کا ایک اور واقعہ سنتے ہیں، چنانچہ

گنہگار نوجوان کی توبہ

ایک بُزرگ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک بار آدھی رات گزر جانے کے بعد میں جنگل کی طرف نکلا تو راستے میں، میں نے دیکھا کہ چار آدمی ایک جنازہ اٹھائے جارہے ہیں۔ میں سمجھا کہ شاید انہوں نے اسے قتل کیا ہے اور لاش ٹھکانے لگانے کے لیے

1 ...عیون الحکایات، الحکایۃ السابعۃ والخمسون بعد المائۃ، ص ۱۷۳

کہیں لے جارہے ہیں۔ میں نے ان سے پوچھا: اللہ کریم کا جو حق تم پر ہے اس کو سامنے رکھتے ہوئے میرے سُوال کا جواب دو، کیا تم نے خود اسے قتل کیا ہے یا کسی اور نے؟ اور اب تم اسے ٹھکانے لگانے کے لیے کہاں لے جارہے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: ہم نے نہ تو اسے قتل کیا ہے اور نہ ہی یہ مقتول ہے بلکہ ہم مزدور ہیں اور اس کی ماں نے ہمیں مزدوری دینی ہے، وہ اس کی قبر کے پاس ہمارا انتظار کر رہی ہے، آؤ تم بھی ہمارے ساتھ آجاؤ۔ میں تجسُّس کی وجہ سے ان کے ساتھ ہو لیا۔ ہم قبرستان پہنچے تو دیکھا کہ واقعی ایک تازہ کُھدی ہوئی قبر کے پاس ایک بوڑھی خاتون کھڑی تھیں۔ میں نے پوچھا: اماں جان! آپ اپنے بیٹے کے جنازے کو دن کے وقت یہاں کیوں نہیں لائیں تاکہ اور لوگ بھی اس کے کفن دفن میں شریک ہو جاتے؟ انہوں نے کہا: یہ جنازہ میرے لختِ جگر کا ہے، میرا یہ بیٹا بڑا شرابی اور گناہ گار تھا، ہر وقت شراب اور گناہوں کی دلدل میں غرق رہتا تھا۔ جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے مجھے بلا کر تین چیزوں کی وصیت کی: (1) جب میں مر جاؤں تو میری گردن میں رسی ڈال کر گھر کے اِرد گرد گھسیٹنا اور لوگوں کو کہنا: گنہگاروں اور نافرمانوں کی یہی سزا ہوتی ہے۔ (2) مجھے رات کے وقت دفن کرنا کیونکہ دن کے وقت جو بھی میرے جنازے کو دیکھے گا مجھے لعن طعن کرے گا۔ (3) جب مجھے قبر میں رکھنے لگو تو میرے ساتھ اپنا ایک سفید بال بھی رکھ دینا، کیونکہ اللہ کریم سفید بالوں سے حیا فرماتا ہے، ہو سکتا ہے وہ مجھے اس کی وجہ سے عذاب سے بچا لے۔ جب یہ فوت ہو گیا تو میں نے اس کے گلے میں رسی ڈالی اور اسے گھسیٹنے لگی تو غیب سے آواز آئی: اے بڑھیا! اسے یوں مت گھسیٹو، اللہ کریم نے اسے

گناہوں پر شرمندگی اور توبہ کی وجہ سے معاف فرمادیا ہے۔ جب میں نے اس بوڑھی عورت کی یہ بات سُنی تو میں اس جنازے کے پاس گیا، اس پر نمازِ جنازہ پڑھی پھر اسے قبر میں دفن کردیا۔ میں نے اس کی بوڑھی ماں کے سر کا ایک سفید بال بھی اس کے ساتھ قبر میں رکھ دیا۔ جب ہم اس کی قبر کو بند کرنے لگے تو اس کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی اور اس نے اپنا ہاتھ کفن سے باہر نکال کر بلند کیا اور آنکھیں کھول دیں۔ میں یہ دیکھ کر گھبرا گیا لیکن اس نے مسکراتے ہوئے کہا: اے شیخ! ہمارا ربّ بڑا غفور و رحیم ہے، وہ احسان کرنے والوں کو بھی بخش دیتا ہے اور گنہگاروں کو بھی معاف فرمادیتا ہے۔ یہ کہہ کر اس نے ہمیشہ کے لیے آنکھیں بند کرلیں۔ (1)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! واقعی ہمارا ربّ بڑا غفور و رحیم ہے اور یہ اس کا فضل و کرم اور اپنے بندوں پر عظیم رحمت ہے کہ گُناہ کے بعد توبہ کرنے پر مُعاف فرمادیتا ہے اور موت کے وقت تک توبہ کرنے کی مہلت عطا فرماتا ہے، اس لئے ہمیں توبہ میں سُستی نہیں کرنی چاہئے بلکہ فوراً ہی اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرلینی چاہئے، ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے بھی توبہ کے کثیر فضائل اور اس پر ملنے والے اِنعامات بیان فرمائے ہیں۔ آیئے! توبہ کرنے اور گناہوں سے بچنے کا ذہن پانے کے لئے توبہ کے فضائل پر تین (3) فرامینِ مصطفےٰ سنتے ہیں، چُنانچہ

توبہ کے فضائل

1... حکایات الصالحین، ص۷۸

1. ارشاد فرمایا: **اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ** گناہ سے توبہ کرنے والا اُس کی طرح ہے جس نے گناہ کیا ہی نہ ہو **اَلتَّائِبُ حَبِیْبُ اللہِ** توبہ کرنے والا اللہ پاک کا دوست ہے۔[1]
2. ارشاد فرمایا: اللہ پاک نے نافرمانی کرنے والے کے لئے رات دن توبہ کے ساتھ اپنا دستِ رحمت کُشادہ فرما رکھا ہے یہاں تک کہ سورج مغرب سے طُلُوع ہو جائے۔[2]
3. ارشاد فرمایا: اگر تم اتنے گناہ کرو کہ وہ آسمان تک پہنچ جائیں پھر تم توبہ کرو تو اللہ پاک تمہاری توبہ ضرور قبول کرے گا۔[3]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ توبہ کے کتنے فضائل و برکات ہیں، یقیناً سمجھدار وہی ہے جو گناہوں پر ڈٹ کر بار بار گناہ کرنے کی بجائے اپنے گناہوں سے توبہ کرلے، کیونکہ توبہ سے منہ موڑ لینا بہت بڑی حماقت ہے، مسلمانوں کی شان یہ ہے کہ اگر ان سے کوئی گناہ ہو جائے تو فوراً توبہ کرلیتے ہیں، پھر گناہ ہو جائے تو پھر توبہ کرلیتے ہیں، پھر گناہ ہو جائے تو وہ پھر توبہ کرلیتے ہیں، اَلْغَرَض! بار بار توبہ کرنا ایمان کے تقاضوں میں سے ایک تقاضا ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ آج سچے دل سے توبہ کرلیں اور نیکیوں پر کمربستہ ہو جائیں، کیونکہ توبہ کرنے والوں کے لئے جنت جیسی عظیم نعمت کی خُوشخبری تو ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمائی ہے، چنانچہ

1…نوادر الاصول، الاصل السادس والمائتان، ۲/۲۰۷، حدیث: ۱۰۳۰ ملتقطا
2…مسلم، کتاب التوبة، باب قبول التوبة...الخ، ص ۱۱۳۱، حدیث: ۶۹۸۹ ماخوذا
3…ابن ماجه، کتاب الزهد، باب ذکر التوبة، ۴/۴۹۰، حدیث: ۴۲۴۸

جنّت میں درجات کی بُلندی

نبیِ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جب بندہ گُناہ کرتا ہے، پھر اللہ پاک کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہے اور اس پر قائم رہتا ہے تو اللہ پاک اس کا ہر نیک عمل قَبول فرمالیتا ہے اور اس سے ہونے والا ہر گُناہ بخش دیتا ہے اور (مُعاف ہوجانے والے) ہر گُناہ کے بدلے جنت میں اس کا ایک دَرَجہ بلند فرمادیتا ہے اور اللہ پاک اس کی ہر نیکی کے بدلے اسے جنت میں ایک محل عطا فرماتا ہے۔[1]

توبہ کیسے ہوتی ہے؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! توبہ کے فضائل و برکات اور توبہ پر ملنے والے انعامات کے بارے میں سُن کر یقیناً ہمارا بھی توبہ کرنے کا ذہن بنا ہوگا۔ جس طرح ہر کام کے کچھ تقاضے ہوتے ہیں، اسی طرح سچی توبہ کے بھی کچھ تقاضے ہیں، اس کی کچھ شرائط ہیں، جب تک یہ شرائط نہ پائی جائیں توبہ سچی توبہ نہیں کہلائے گی۔ عموماً ہمارے ہاں توبہ کا مطلب لیا جاتا ہے کہ کچھ غلط کام ہوجانے پر فوراً **اَسْتَغْفِرُ اللّٰه** پڑھ لے یا اپنی مادری زبان میں ہی ہنستے مسکراتے بغیر کسی اظہارِ ندامت اور پشیمانی کے اللہ پاک کی بارگاہ میں کچھ الفاظ کہہ دے، یا کانوں کو ہاتھ لگالے اور توبہ توبہ کی صدا بلند کرے۔

سچّی توبہ کسے کہتے ہیں؟

---

1 ...بحر الدموع، الفصل الاول، فضل التوبة وثمارها، ص ۲۱

حالانکہ سچی توبہ کے لیے تین(3)**شرائط** کا ہونا ضروری ہے۔ اگر یہ شرائط نہ پائی جائیں تو اسے سچی توبہ نہیں کہیں گے، وہ تین(3) شرائط کون سی ہیں، آیئے! سنتے ہیں:

(1) ماضی پر ندامت (یعنی جو گناہ کیا اس پر شرمندگی ہو۔) (2) ترکِ گناہ (یعنی توبہ کرتے وقت اس گناہ کو چھوڑ دینا بھی پایا جائے۔) (3) آئندہ گناہ نہ کرنے کا پکا ارادہ۔[1]

اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: سچی توبہ کے یہ معنی ہیں کہ گُناہ جو کہ اس کے رَبّ (کریم) کی نافرمانی تھی اسے ربّ (کریم) کی نافرمانی سمجھ کر نادِم و پریشان ہو اور اسے فوراً چھوڑ دے اور آئندہ کبھی اُس گُناہ کے پاس نہ جانے کا سچّے دِل سے پُورا عَزْم (پکّا ارادہ) کرے، جو چارۂ کار (طریقہ) اس کی تَلافی کا اپنے ہاتھ میں ہو بجا لائے۔[2]

ہر گناہ کی توبہ ایک جیسی نہیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! ہر گُناہ کی توبہ ایک جیسی نہیں ہوتی، بعض گناہ ایسے ہوتے ہیں جن کی تلافی (یعنی ازالہ) بھی ضروری ہوتی ہے مثلاً اگر نمازیں قضا کیں، رمضان کے روزے نہیں رکھے، فرض زکوٰۃ اَدا نہ کی، حج فرض ہونے کے باوُجود نہ کیا، تو ان سے توبہ یہ ہے کہ نماز روزے کی قَضا کرے، زکوٰۃ اَدا کرے، حج کرے اور ندامت و شرمندگی کے ساتھ اللہ کریم کی بارگاہ میں اپنی غلطی کی مُعافی مانگے۔ اسی طرح اگر کان، آنکھ، زَبان، پیٹ، ہاتھ پاؤں اور دیگر اَعضاء

1…منح الروض الازھر، تعریف التوبۃ و مراتبھا و امثلۃ علیھا، ص ۴۳۶

2…فتاویٰ رضویہ، ۲۱/۱۲۱ ماخوذا

سے ایسے گُناہ کئے ہوں، جن کا تَعلُّق اللہ کریم کے حُقُوق کے ساتھ ہو، جیسے بے پردگی کرنا، قرآنِ کریم کو بے وُضو ہاتھ لگانا، گانے باجے سُنناوغیرہ، ان سے توبہ یہ ہے کہ اللہ کریم کی بارگاہ میں اپنے گُناہوں کا اِقْرار کرے، ان گُناہوں پر ندامت کا اِظہار کرے اور آئندہ یہ گُناہ نہ کرنے کا پختہ عزم کرتے ہوئے مُعافی مانگے، کچھ نہ کچھ نیک اَعمال کیجئے، کیونکہ نیکیاں گُناہوں کو مِٹادیتی ہیں۔اگر دوسرے اسلامی بھائیوں کے حُقُوق تَلَف کئے ہوں، کسی کی دل آزاری کی ہو یاکسی کی غیبت کی ہو، کسی پر بہتان لگایاہو یاکسی کو ناحق ستایاہو تو جلدی سے معافی مانگ لیجئے اور آج اپنے ربِّ کریم کی بار گاہ سے مغفرت کا پروانہ حاصل کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

دُعا کی عدمِ قبولیَّت کے 10 اسباب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! افسوس! صد افسوس! ہم آئے دن حادثات اور اچانک موت کے عبرتناک واقعات سے نصیحت حاصل کرنے کے بجائے ،دن رات اللہ پاک کی نافرمانیوں میں بڑھتے جارہے ہیں۔یادرکھئے! جہاں توبہ کرنے کے کثیر انعامات ہیں، وہیں گُناہوں میں مشغول رہنے اور توبہ نہ کرنے کی آفتیں بھی ہیں۔حضرت امام ابُوحامِد محمد غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه نقْل فرماتے ہیں: بے شک گُناہ کرنے سے دل کالا ہوجاتا ہے اور دل کی سیاہی کی علامت وپہچان یہ ہے کہ گُناہوں سے گھبراہٹ نہیں ہوتی، اِطاعت کی سعادت نہیں ملتی اور نصیحت اَثَر نہیں کرتی۔اے عزیز! تم کسی بھی گُناہ کو معمولی مَت سمجھو۔ (مِنہاجُ العابِدِین، الباب الثانی، العقبة الثانیة وھی

عقبۃ التوبۃ، ص ۲۴) گناہوں کی کثرت کے سبب بیان کردہ نحوستوں کے علاوہ دعا کا قَبول نہ ہونا بھی بہت بڑی نحوست ہے۔ چنانچہ

حضرت ابراہیم بن اَدْہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک دِن بازار سے گزر رہے تھے۔ لوگوں نے دیکھا تو عقیدت میں آپ کے گِرد جمع ہوگئے اور عرض کرنے لگے: حُضُور! اللہ پاک نے اپنی لاریب کتاب قرآنِ کریم میں فرمایا ہے: **اُدْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ** (پ ۲۴، المؤمن: ۶۰) (تَرْجَمۂ کنز العرفان: مجھ سے دُعا کرو میں قَبول کروں گا)۔ ہم ایک عرصہ سے دُعائیں کر رہے ہیں، مگر قبول ہوتی دِکھائی نہیں دیتیں۔

حضرت اِبراہیم بن اَدْہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: 10 چیزوں کے سبب تمہارے دل مُردہ ہو چکے ہیں۔

تم اللہ پاک کو خالِق ومالِک مانتے ہو، مگر اُس کا حق ادا نہیں کرتے (یعنی اس کی اطاعت و فرمانبرداری نہیں کرتے قرآنِ پاک کی تلاوت تو کرتے ہو، مگر اس پر عمل نہیں کرتے رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت کا دعوی کرتے ہوئے بھی سُنّتِ رسول سے مُنہ پھیرتے ہو شیطان سے دُشمنی کے دعوے دار بھی ہو اور اسی کے پیروکار بھی تمہیں جنت میں جانا پسند تو ہے مگر اس کے حُصُول والا کوئی عمل کرنا گوارا نہیں کرتے جہنم سے ڈرنے کا اِقْرار بھی ہے، مگر اعمال خُود کو اس میں گِرانے والے ہیں موت کے بَرحق ہونے پر یقین رکھتے ہو، مگر پھر بھی اس کے لیے کچھ تیاری نہیں کرتے دُوسروں کے عُیوب تلاش کرنے میں مصروف ہو اور اپنے عُیوب سے چشم پوشی کرتے ہو اللہ پاک کی نعمتیں کھاتے ہو، مگر اس کا شکر اَدا نہیں کرتے اپنے

مُردوں کو اپنے ہاتھوں قبر میں اُتارتے ہو، مگر پھر بھی عبرت حاصل نہیں کرتے۔(پھر خُود ہی سوچو! بھلا تمہاری دُعائیں کیسے قَبول ہوں؟)(وفیات الاعیان،۱/۳۹۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

72نیک اعمال پر عمل کی عادت بنایئے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حضرت ابراہیم بن اَدْہم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے دُعا کے قبول نہ ہونے کے 10 اَسباب بیان فرمائے ہیں، ہم غور کریں تو شاید ہی کوئی سبب ایسا ہو جو ہمارے اندر نہ پایا جاتا ہو۔ لہٰذا اگر ہم بھی چاہتے ہیں کہ اللہ پاک ہم سے راضی ہو اور ہماری دُعاؤں کو قبول فرمائے تو اس کے لئے ہمیں سچے دل سے توبہ کرنی ہوگی۔ توبہ کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ 72 نیک اعمال نامی رسالے کو پُر کرنے کا معمول بنایئے کیونکہ اس رسالے میں گناہ ہونے پر توبہ کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے، چنانچہ

نیک عمل نمبر 28 ہے: کیا آج آپ نے مَعَاذَ اللّٰہ گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟(کاش! روزانہ کم از کم 70 بار استغفار مثلاً 70 بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ پڑھنا نصیب ہو جائے۔)

اے کاش! اِس نیک عمل پر عمل کے ساتھ ساتھ دِیگر پیارے پیارے نیک اعمال پر روزانہ عمل اور اپنا جائزہ لینے کی سعادتِ عظمیٰ بھی نصیب ہوتی رہے۔

صَلٰوۃُ التَّوبہ پڑھنے کی عادت بنایئے

توبہ کی عادت اپنانے کا ایک اور ذریعہ روزانہ دو رکعت صَلٰوۃُ التَّوبہ کے نفل پڑھنا بھی ہے، لہٰذا صَلٰوۃُ التَّوبہ کی ادائیگی کو اپنا معمول بنایئے، صَلٰوۃُ التَّوبہ پڑھنے

کے بعد اللہ پاک کی نافرمانیوں اور رَبّ کریم کے اِحسانات، اپنی کمزوری اور جہنم کے عذابات کو یاد کر کے آنسو بہائیے، اگر رونا نہ آئے تو رونے جیسی صُورت ہی بنالیجئے۔ اس کے بعد توبہ کی شرائط کو مدِ نظر رکھتے ہوئے رَبّ کریم کی بارگاہ میں مُعافی طلب کیجیے اور اس طرح سے دُعا کیجیے: اے میرے مالک! تیرا یہ نافرمان بندہ جس کا رُواں رُواں گُناہوں کے سمندر میں ڈُوبا ہوا ہے، تیری پاک بارگاہ میں حاضر ہے، اے اللہ کریم! میں اِقرار کرتا ہوں کہ میں نے دن کے اُجالے میں، رات کے اندھیرے میں، چھپ کر، سب کے سامنے، جان بوجھ کر اور انجانے میں تیری نافرمانیاں کی ہیں، یقیناً میں نے تجھے ناراض کرنے میں کوئی کمی نہیں چھوڑی، لیکن اے مولا! تُو غفور و رحیم ہے، تُو بندے پر اس سے زِیادہ مہربان ہے جتنا کہ ایک ماں، اپنے بچے پر شَفْقَت کرتی ہے، اگر تُو نے میرے گُناہوں پر پکڑ فرمائی تو مجھے نارِ جہنم میں جلنا پڑے گا، جس کا عذاب لمحہ بھر کے لئے بھی سہنے کی مجھ میں طاقت نہیں۔ میں صِدْقِ دل سے تیری بارگاہ میں اپنے گُناہوں سے توبہ کرتا ہوں، اے اللہ کریم میری ناتوانی پر رحم فرما، میرے گُناہوں کو مُعاف فرمادے اور مجھے سچی توبہ کی توفیق دے دے۔ جو عبادات اَدا ہونے سے رہ گئیں، انہیں اَدا کرنے کی ہمت دے دے، جن بندوں کے حُقُوق میں نے تَلَف کئے، ان سے بھی مُعافی مانگنے کا حوصلہ عطا فرما۔ یقیناً تُو ہر شے پر قادِر ہے، تُو انہیں مجھ سے راضی فرمادے۔ مجھے آئندہ زندگی میں گُناہوں سے بچنے پر اِستقامت عطا فرما۔ اپنے خوف سے معمور دل، رونے والی آنکھ اور لرزنے والا بدن عطا فرما۔

اس کے بعد اس جگہ سے اس یقین سے اُٹھیں کہ رحیم و کریم مالک و مولیٰ نے

توبہ قبول فرمالی ہے۔ پھر ایک نئے عزم کے ساتھ نئی اور پاکیزہ زِندگی کا آغاز کریں اور سابقہ گُناہوں کی تلافی میں مصروف ہو جائیں۔

توبہ کی قبولیّت کیسے معلوم ہو؟

حضرت امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: ایک عالِم سے پُوچھا گیا: ایک آدمی توبہ کرے، تو کیا اسے معلوم ہو سکتا ہے کہ اس کی توبہ قبول ہوئی ہے یا نہیں؟ فرمایا: اس میں حکم تو نہیں دیا جا سکتا، اَلبتہ اس کی علامت ہے، اگر اپنے آپ کو آئندہ گُناہ سے بچتا دیکھے اور یہ دیکھے کہ دل خُوشی سے خالی ہے اور ربّ کریم کے سامنے نیک لوگوں سے قریب ہو، بُروں سے دُور رہے، تھوڑی دُنیا کو بہت سمجھے اور آخرت کے بہت عمل کو تھوڑا جانے، دل ہر وَقْت اللہ پاک کے فرائض میں مُنْہَمِك رہے، زبان کی حفاظت کرے، ہر وَقْت غور و فکر کرے، جو گُناہ کر چکا ہے، اس پر غم و غُصّہ اور شرمندگی محسوس کرے (تو سمجھ لو کہ توبہ قبول ہو گئی) (مکاشفۃ القلوب، الباب الثامن فی التوبۃ، ص ۲۹۔)

توبہ کے بعد کیا کرے؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! انسان جب گُناہوں سے توبہ کرلے تو اب اُسے چاہیے کہ سب سے پہلا کام یہ کرے کہ کسی طرح گُناہوں کی مَعرِفت حاصِل کرے، تاکہ مُستقبِل میں کسی قسم کے گُناہ کے اِرْتِکاب سے بچ سکے، اس کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی کُتب مثلاً اِحیاءُ العلوم، منہاجُ العابدین، مکاشفۃُ القلوب اور جہنم

میں لے جانے والے اعمال(جلد2،1)کا مُطالَعہ بھی بے حد مُفید ہے۔ پھر ان گُناہوں سے مکمل پرہیز کرے اور ہر اس کام سے بچنے کی کوشش کرے، جو گُناہ کی طرف لے جانے والا ہو۔ اس کے علاوہ کثرت سے نیکیاں کرنے میں مَشغُول ہو جائے کہ نیکیوں کے نُور سے گُناہوں کی تاریکی جاتی رہتی ہے، جیسا کہ مدنی آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی اسی طرف اِشارہ کرتے ہوئے فرمایا: **اِتَّبِعِ السَّیِّئَۃَ الْحَسَنَۃَ تَمْحُھَا** گُناہ کے بعد نیکی کر لیا کرو، وہ اس کو مِٹا دے گی۔ (مسند امام احمد، حدیث ابی ذر الغفاری، ۸/۹۲، رقم: ۲۱۴۶۰) ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: اس آدمی کی مثال جو پہلے بُرائیوں میں مَشغول تھا، پھر نیک اعمال کرنے لگا، اس شخص کی طرح ہے کہ جس کے بدن پر تنگ زِرّہ ہو، جو اس کی گردن گھونٹ رہی ہو۔ پھر اس نے ایک نیک عمل کیا تو اس زِرّہ کا ایک حلقہ کُھل گیا۔ پھر دوسرا نیک کام کیا تو دوسرا حلقہ کُھل گیا (اور پھر نیک عمل کرتا چلا گیا) حتّٰی کہ وہ تنگ زرہ کُھل کر زمین پر آگری۔ (معجم کبیر، ۱۷/ ۲۸۴، رقم: ۷۸۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد**

توبہ پر اِستقامت کیسے پائیں؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس بات میں کوئی شک نہیں کہ عبادات کی ادائیگی اور گُناہ سے بچنے پر اِستِقامَت اختیار کرنا، عُموماً دُشوار محسوس ہوتا ہے۔ لیکن یہ دُشواری اس وقت تک محسوس ہوتی ہے، جب تک ہمارے سامنے کوئی شخص انہیں اِستِقامت سے اپنائے ہوئے نہ ہو۔ لہٰذا! اگر ہم عاشقانِ رسول کی دینی تحریک

دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیں گے، تو ہمیں کثیر عاشقانِ رسول ایسے بھی نظر آئیں گے جو 72 نیک اعمال کے عاملین ہوں گے، مَدَنی قافلوں کے مسافر ہوں گے، مَدَنی مذاکروں کے شائقین ہوں گے نیز اجتماعی طور پر عبادات پر اِسْتقامت پزیر ہوں گے، ان عاشقانِ رسول کی صحبت کی برکت سے ہم بھی گُناہوں سے بچنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔اِنْ شَآءَاللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد